الیکشن 2013ء اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظات

ایک جائزہ

تحریر: نوید والٹر

الیکشن 2013ء اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظات

ایک جائزہ

تحریر: نوید والٹر

محدود سرکولیشن کے لیئے

ناشر	:	ہیومن رائٹس فوکس (ہرف) پاکستان
پبلشرز	:	حجازی پرنٹرز فیصل آباد
تعداد	:	3000
تحریر	:	نوید والٹر، صدر ہیومن رائٹس فوکس (ہرف) پاکستان
نظم	:	نوید والٹر
اشاعت	:	اپریل 2013ء
زیر نظر	:	زوہیب نیوٹن ''پروگرام کوآرڈینٹر'' ہیومن رائٹس فوکس (ہرف) پاکستان
پتہ	:	پی او بکس 295 جی پی او، فیصل آباد، پاکستان
ای میل	:	hrfp94@gmail.com
ویب سائٹ	:	www.hrfngo.org

انتساب

ان تمام کارکنوں کے نام

جو ملک میں جمہوری اقدار کے فروغ

اور پاکستان کو

قائداعظم کا پاکستان بنانے کے لیے

جدوجہد کر رہے ہیں۔

''الیکشن 2013ء اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظات۔ایک جائزہ''الیکشن مہم برائے شعوری بیداری کے دوران گلوبل ہیومن رائٹس ڈیفنس (GHRD) کے اشتراک سے ہیومن رائٹس فوکس پاکستان (HRFP) ، ہندو سدھار سبھا (HSS)،آرگنائزیشن فار ڈیویلپمنٹ اینڈ پیس (ODP)اور انٹرا ایکٹو ریسورس سنٹر (IRC) کے زیر اہتمام مختلف سرگرمیوں میں عوامی/نمائندہ رائے ،سروے،نکات اور شفارشات پر مبنی کتابچہ ہے جس میں کسی کی ذاتی آراء شامل نہیں بلکہ متفقہ اور مشترکہ کاوشوں کا نچوڑ ہے۔ (ادارہ)

الیکشن 2013ء اور مذہبی اقلیتوں کے تحفظات ۔ ایک جائزہ

الیکشن 2013ء 11 مئی کو ہونگے ۔ ملک بھر میں انتخابی تیاریاں عروج پر ہیں ۔ سیاسی پارٹیوں نے پارٹی ٹکٹ تقسیم کر دیئے ہیں ۔ الیکشن کمیشن کا ضابطہ اخلاق بھی شائع ہو چکا ہے ۔ مذہبی اقلیتوں اور خواتین کی مخصوص نشستوں کی ترجیحی فہرستیں الیکشن کمیشن کے مرکزی اور صوبائی دفاتر میں بھیج دی گئی ہیں جو شائع بھی ہو چکی ہیں ۔ لیکن ابھی تک آئین کی دفعات 63-62 پر پورا نہ اُترنے والے امیدواروں کی نااہلی کے کیس ملکی عدالتوں میں زیر التوا ہیں اور کچھ سرخرو بھی ہو چکے ہیں ۔ الیکشن مقررہ وقت پر ہونے کی امید اپنی جگہ مگر اس کے ساتھ ساتھ موجودہ طرزِ انتخاب میں اقلیتوں کو جو مسائل درپیش ہیں وہ بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ۔ ان تمام تحفظات کے باوجود مذہبی اقلیتیں پورے جوش وخروش سے نظام کی تبدیلی ، ملک میں ترقی اور امن کی بحالی کیلئے انتخابی عمل میں بھرپور شرکت کر رہی ہے ۔ 2002ء میں جب جداگانہ طرز انتخابات کے بعد صدر جنرل پرویز مشرف نے مذہبی اقلیتوں کے دیرینہ مطالبے کو مانتے ہوئے مخلوط طرزِ انتخاب متعارف کروایا تو مذہبی اقلیتوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ۔ جس میں قومی اسمبلی کی 10 اور صوبائی اسمبلیوں میں پنجاب کی 8 ، سندھ کی 9 ، بلوچستان کی 3 ، اور خیبر پختونخواہ کی 3 مخصوص اقلیتی نشستیں رکھی گئیں ۔ اس دوران مذہبی اقلیتوں کی طرف سے سینٹ میں نمائندگی کا مطالبہ بھی کیا گیا جسے پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کی حکومت نے مان لیا ۔ مگر 2013ء کے عام انتخابات سے پہلے مذہبی اقلیتوں کی قومی اسمبلی میں 14 اور صوبائی اسمبلیوں میں پنجاب

کی 10، سندھ میں 12، بلوچستان میں 4، اور خیبر پختونخواہ میں 4 مخصوص نشستوں کا جو وعدہ کیا گیا تھا اُسے پورا نہیں کیا گیا حالانکہ قومی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کی مخصوص نشستوں کی شرح کہیں زیادہ ہے جبکہ اقلیتوں کی نشستیں 5 فیصد بھی نہیں بنتیں۔

موجودہ طرز انتخاب میں مذہبی اقلیتوں کی سمت بڑھنے والی جنرل نشستوں کے امیدواروں کی دلچسپی اپنی جگہ مگر اقلیتی نشستوں کے حصول کیلئے اقلیتی امیدواروں کو جن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے یہ بذات خود ایک توہین آمیز عمل ہے بلکہ اگر سیدھے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ پارٹی قیادت کی خوشنودی ہی اس طریقہ انتخاب کا میرٹ ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ پارٹی قیادت کا مقبول نظر ہونا ہی دراصل ترجیحی فہرست میں درجہ بندی کا معیار ہے۔ جہاں تک اقلیتی ووٹرز کی عام انتخابات میں قدرے کم دلچسپی کا تعلق ہے تو اس کی وجہ درصل ان کے ووٹ کا استعمال براہ راست نہ ہونا اور پھر اُن کی دیر پا قدر و اہمیت کا نہ ہونا ہے۔ کیونکہ موجودہ طریقہ انتخاب میں اقلیتی ووٹرز کو اپنے حلقے کی جنرل نشستوں کے امیدواران کو ووٹ دینا پڑتا ہے جو انتخاب جیت کر اپنے حلقے کے اقلیتی ووٹرز اور اقلیتی آبادیوں کو سرا سر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی اقلیتی فرد / گروپ ان کے پاس کام کے لیے چلا بھی جائے تو وہ انہیں اپنے اقلیتی نمائندوں کے پاس جانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ مذہبی اقلیتوں کے اس موجودہ طریقہ انتخاب میں عدم دلچسپی کی دوسری بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ جب اقلیتی نمائندے اسمبلیوں میں پہنچتے ہیں تو وہ بھی اپنے اقلیتی ووٹرز اور آبادیوں سے اُس طرح رابطے میں نہیں رہتے جس طرح براہ راست اقلیتی ووٹرز کی حمایت سے جیت کر اسمبلیوں میں پہنچنے والے (جداگانہ طریقہ انتخاب کے دور میں) نمائندے رہتے تھے۔ موجدہ طریقہ انتخاب کی ایک خامی یہ بھی ہے کہ مذہبی اقلیتی نمائندے بھی اس سسٹم میں اپنا حق منوانے کی پوزیشن میں نہیں ہوتے اور ان کی شنوائی بھی قدرے کم ہوتی ہے۔ دوسری

سمت اقلیتی نمائندے بھی چونکہ اقلیتوں کے براہ راست ووٹوں سے چنے ہوئے نہیں ہوتے اس لیے وہ بھی اقلیتوں کی توقعات پر پورا اُترنے کو اپنا فرض نہیں سمجھتے اور نہ ہی انہیں جواب دہ ہوتے ہیں۔

اقلیتی نمائندے جب فنڈز لیتے ہیں تو یہ بھی لازم نہیں کہ وہ تمام فنڈز اقلیتی آبادیوں اوران کی فلاح و بہبود پر ہی لگائیں بلکہ یہ ایسے ''آقاؤں'' کے حلقوں میں بھی لگ سکتے ہیں جو انہیں اسمبلیوں میں پہنچانے کیلئے ترجیحی فہرستوں میں شامل کرتے ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو اقلیتیں بھی آج تک متفقہ اور مشترکہ طور پر کسی نتیجے پر نہیں پہنچیں کہ آیا کون سا نظام ان کیلئے بہترین ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ نظام کوئی بھی ہو اگر ملک میں مذہبی تفریق، فرقہ واریت، تعصّبات، ذات برادری اور لسانی اور صوبائی جھگڑوں کو ختم کر دیا جائے اور پاکستان کو بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا پاکستان بنا دیا جائے جس کے مطابق عبادت گاہیں سب کی الگ الگ مگر ریاست سب کی سانجھی ہو تو یہ تمام قدورتیں اور بحثیں دم توڑ دیں گی۔ اگر ریاستی معاملات میں مذہبی مداخلت بند کر دی جائے تو کوئی بھی مسئلہ اکثریتی یا اقلیتی نہیں رہتا۔ یہ تو کہا جاتا ہے کہ جھنڈے میں سفید رنگ مذہبی اقلیتیوں کا ہے مگر ایسا کیوں نہیں ہو سکا کہ تمام جھنڈا ہی ملک میں بسنے والے تمام شہریوں کیلئے "یکجا" ہونے کا عکاس ہوتا۔ مذہبی تفریق کی بنیادیں دراصل شروع میں ہی ڈال دی گئی تھیں جب پاکستان کو جمہوریہ پاکستان نہیں رہنے نہیں دیا گیا تھا اور جب ریاستی معاملات میں مذہبی مداخلت کیلئے آئین کا سہارا لیا گیا۔

دنیا کے بیشتر مما لک میں کوئی بھی نمائندہ کسی مذہب یا فرقے کا نمائندہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اُس

حلقے میں رہنے والی عوام کا نمائندہ ہوتا ہے۔

پاکستانی نژاد جو دوسرے ممالک میں رہتے ہیں اور وہاں کی اسمبلیوں کے نمائندے بھی ہیں وہ وہاں کسی اقلیتی یا مذہبی کمیونٹی کے نمائندے نہیں ہوتے۔

آئیں الیکشن 2013ء سے اس مہم کا آغاز کرتے ہوئے عہد کریں کہ ہم ان تمام فرسودہ رسموں اور خرابیوں کو مل کر دور کریں گے جن میں مذہب کو ریاستی معاملات میں شامل کیا جاتا ہے۔ آئیں قائداعظم کی 11 اگست 1947ء کی تقریر کو تمام پارٹیوں کے منشور میں شامل کروانے اور منتخب ہونے والی حکومت کے ذریعے اسے آئین پاکستان کا حصہ بنانے کیلئے بھی جدوجہد کریں۔

ان دنوں پوری دنیا کے مبصرین اور تجزیہ نگاروں کی نظریں پاکستان کے الیکشن پر ہیں ہم نے بھی اپنی ہم خیال تنظیموں کے ساتھ مل کر الیکشن مہم برائے شعوری بیداری کو ملک کے اور خصوصاً پنجاب کے ایسے حلقوں میں یہاں اقلیتی ووٹرز کی تعداد زیادہ ہے وہاں عوامی فورموں کا انعقاد کیا، سروے رپورٹس مرتب کیں، مقامی اقلیتی (سیاسی، مذہبی، سماجی) رہنماؤں کے ساتھ میٹینگز کیں، صوبائی اور قومی سطح پر اقلیتی رہنماؤں کے ساتھ اجلاس منعقد کئے، سیاسی جماتوں کے سرکردہ ترجمانوں / نمائندوں کو مذہبی اقلیتوں کے حوالے سے اپنے منشور پیش کرنے کیلئے پروگرام منعقد کیے ہیں۔ اس دوران مختلف سیاسی رہنماؤں سے ملاقاتیں بھی کی ہیں اور میڈیا سے اس حوالے سے اپنی آواز کو بلند کرنے میں مدد لی ہے۔ ہماری تمام ہم خیال تنظیموں اور افراد کی کاوشوں کے نتیجے میں جو نکات اور شفارشات تیار کی گئیں ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ یہ نکات / شفارشات عوامی رائے اور مختلف سرگرمیوں میں اکٹھے کیے گئے تحفظات پر مبنی نچوڑ ہیں (جس میں ہماری ذاتی رائے شامل نہیں ہے)۔

نکات

1- الیکشن مہم کے دوران اقلیتی ووٹرز کے ساتھ جنرل نشستوں کے امیدوار بہت سے وعدے کرتے ہیں اوران کے مسائل حل کرنے کے دعوے دار بھی بنتے ہیں ۔مگر جو نہی وہ اسمبلیوں میں پہنچتے ہیں تو وہ اقلیتی ووٹرز اور آبادیوں کونظرانداز کردیتے ہیں۔

2- موجودہ طرزِ انتخاب میں اقلیتی امیدوار در اصل سیاسی جماعتوں کے نمائندے/ترجمان بن کرسامنے آتے ہیں نہ کہ مذہبی اقلیتوں کے۔

3- حالیہ اقلیتی نمائندے اقلیتیوں کے مسائل حل کرنے میں ناکام نظر آئے۔

4- پنجاب میں مخصوص اقلیتی نشستوں کے امیدوار زیادہ تر مخصوص اضلاع سے ہی ترجیہی لسٹوں میں شامل نظر آئے۔

5- یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ملک کی تمام مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی کو یقینی نہیں بنایا جاتا ان میں سے کچھ مذہبی اقلیتوں بلخصوص (ہندو،سکھ ،پارسی ،بہائی ،احمدی وغیرہ) کوواضح نظرانداز کردیا جاتا ہے۔

6- مذہبی اقلیتیں مخصوص اقلیتی نشستوں کے ذریعے بننے والے پچھلے نمائندوں کی کارگردگی سے مطمئین نہیں۔

7- پنجاب کے مختلف اضلاع میں ہونے والے ہمارے سروے میں مذہبی اقلیتوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہم ''اقلیت'' کہلانا نہیں چاہتے ۔کیونکہ ہم ''مذہبی اقلیت'' تو ہیں ہی مگر پاکستان کے برابر کے شہری ہیں۔

8- مذہبی اقلیتوں کو ملک کی سیاسی پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد اُس کی فیصلہ سازی اور پارٹی پالیسیوں میں شامل نہیں کیا جاتا اور انہیں ہمیشہ محدود ذمہ داریاں دی جاتی ہیں۔

9۔ مذہبی اقلیتی آبادیوں میں ووٹرز ایجوکیشن کے فروغ کے پروگراموں کی اشد ضرورت ہے۔

10۔ مذہبی اقلیتوں کیلئے ایسی مہم کا آغاز کرنا چاہیے جس سے اُن کا سیاسی شعور بیدار ہوتا کہ وہ اپنے لیے صحیح نظام کا انتخاب کر سکیں۔

11- ملک بھر اور خصوصاً پنجاب میں ابھی ایسی آبادیاں بھی موجود ہیں جن کے ووٹ ابھی تک درج ہی نہیں ہیں ان میں خصوصاً دلت ہندو خواتین، مسیحی خواتین اور نو جوان بھی شامل ہیں۔

12- یہ بات عام ہے کہ سیاسی اور مذہبی جماعتیں انتخابی مہم کے دوران مذہب، ذات، نسل اور فرقے کی بنیاد پر ووٹ مانگتی ہیں جو جمہوریت کی نفی ہے۔

سفارشات

1۔ دوہرا ووٹ متعارف کروایا جائے جس کے ذریعے مذہبی اقلیتیں ایک ووٹ اپنے اقلیتی امیدواروں کو دیں اور ایک ووٹ جنرل نشستوں کے امیدواروں کو۔

2۔ تمام مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی کو قومی اور تمام صوبائی اسمبلیوں میں یقینی بنایا جائے نیز ان کی نشستوں میں اضافہ بھی کیا جائے۔

3۔ سیاسی پارٹیاں جنرل سیٹوں پر بھی اقلیتی امیدواران کو ٹکٹ جاری کریں خاص طور پر ان حلقوں میں جہاں اقلیتی ووٹرز کی تعداد فیصلہ کن ہو سکتی ہے۔

4۔ مذہبی اقلیتی امیدواران کیلئے بھی حلقہ بندیاں تشکیل دی جائیں تاکہ وہ اپنے حلقوں سے براہ راست ووٹ حاصل کر کے منتخب ہوں۔

5۔ ملک کے تمام شہروں کے لیے ووٹرز ایجوکیشن کا اہتمام کیا جائے نیز انہیں مذہب ذات، برادری، رنگ و نسل سے بالاتر ہو کر ووٹ کاسٹ کرنے کی ترغیب و تعلیم دی جائے

6۔ مذہبی اقلیتیں ایسا طریقہ کار چاہتی ہیں جو اسمبلیوں میں اپنے نمائندوں کی کارکردگی پر نظر رکھے اور اس سے انہیں اپنی قوم کی بہتر خدمت کرنے کی ترکیب بھی ملے۔

7۔ سیاسی جماعتیں اقلیتی امیدواران کو جغرافیہ بنیادوں پر نامزد کرنے کی مشق کا آغاز کریں۔

8۔ تمام سیاسی پارٹیاں مذہبی اقلیتوں کی ترقی اور خود انحصاری کی پالیسی کو اپنے منشور کا حصہ بنائیں۔

9۔ تمام سیاسی جماعتیں اقلیتی ونگ ختم کر کے قومی سطح کی سیاست میں مذہبی اقلیتوں کو اپنا کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کریں۔

10۔ مذہبی رواداری کے فروغ کیلئے بانیِ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی 11 اگست 1947ء کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی تقریر کو تمام سیاسی جماعتیں اپنے پارٹی منشور کا حصہ بنائیں نیز اسے آئین پاکستان کا حصہ بنانے کی بھی جدوجہد کریں۔

11۔ مذہبی اقلیتوں کی اصل آبادی کو جاننے کے لیے مردم شماری کروائی جائے۔

12۔ سیاسی اور مذہبی جماعتیں اس بات کی پابند ہوں کہ وہ مذہب، ذات، رنگ، نسل اور فرقے کی بنیاد پر ووٹ مانگنے کی مشق ختم کریں۔

دھرتی، سورج، آب، ستارے
کوئی نہ پُوچھے مذہب ہمارے
بانٹ رہی ہے ہمیں برابر
قدرت اپنے سبھی نظارے
پھر کیوں دیس کا دیس ہے دشمن
پھر کیوں قوم سے قوم الگ!
پھر کیوں قوم میں فرقوں والے
کاٹتے ہیں اپنوں کی رگ
آئیں سب مل کر حل نکالیں
مذہب، عقیدے ذاتی کر لیں
ملک کے باقی سبھی امُور
جمہوری اقدار سے بھر لیں

HRF | HUMAN RIGHTS FOCUS
Struggling For Peace, Empowerment and Self Reliance
Hindu Sudhar Sabha